https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.tahlesunnat.net

غوثِ سرکارِ اعظم رضی اللہ عنہ

مفکرِ اسلام، حضرت علامہ

از

سید شاہ تراب الحق قادری علیہ الرحمہ

ناشر

تحریک اتحاد اہلسنّت

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

قطب الاقطاب، غوث اعظم، محبوب سبحانی، محی الدین سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی (پ ۴۷۰ھ، ۱۰۷۷ء/م ۵۶۱ھ، ۱۱۶۶ء) حسنی و حسینی سید اور مادرزاد ولی تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو قطبیت کبریٰ اور ولایت عظیمہ کا مرتبہ عطا فرمایا، یہاں تک کہ تمام عالم کے فقہاء علماء طلباء اور فقراء کی توجہ آپ کے آستانہ مبارک کی طرف ہوگئ، حکمت و دانائی کے چشمے آپ کی زبان سے جاری ہو گئے اور عالمِ ملکوت سے عالمِ دنیا تک آپ کے کمال وجلال کا شہرہ ہوگیا، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے علاماتِ قدرت وامارت اور دلائل و براہین کرامت آفتابِ نصف النہار سے زیادہ واضح فرمائے اور جود و عطا کے خزانوں کی کنجیاں اور قدرت و تصرفات کی لگامیں آپ کے قبضہ اقتدار اور دست اختیار کے سپرد فرمائیں، تمام مخلوق کے قلوب کو آپ کی عظمت کے سامنے سرنگوں کر دیا اور تمام اولیاء کو آپ کے قدم مبارک کے سائے میں دے دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس منصب پر فائز کیے گئے تھے جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے: ''میرا یہ قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے''۔

(اخبار الاخیار فی سر الابرار مع مکتوبات، قطب الاقطاب، فرد الاحباب الغوث الاعظم الخ ..... ص ۱۰، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

سَر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء مَلتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے عبدالقادر! تم لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لئے وعظ کیوں نہیں کرتے؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عجمی ہوں اس لئے عرب سے فصحاء کے سامنے کیسے وعظ کروں؟ فرمایا اپنا منہ کھولو پھر حضور علیہ السلام نے میرے منہ میں سات بار اپنا لعاب دہن ڈالا اور فرمایا جاؤ اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف بلاؤ۔ بعد ظہر جب آپ نے وعظ کا ارادہ فرمایا تو کچھ جھجک طاری ہوئی حالت کشف میں دیکھا کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سامنے موجود ہیں اور فرما رہے ہیں منہ کھولو آپ نے تعمیل ارشاد کی تو باب علم وحکمت نے اپنا لعاب چھ بار آپ کے منہ میں ڈالا۔ عرض کی یہ نعمت سات بار کیوں عطا نہیں فرمائی؟ ارشاد فرمایا ''رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب ملحوظِ خاطر ہے''۔ یہ فرما کر حضرت علی رضی اللہ عنہ غائب ہو گئے اور جب سرکارِ غوثِ اعظم نے خطاب فرمایا تو فصحائے عرب آپ کی فصاحت و بلاغت کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ (بہجۃ الاسرار)

آپ کے وعظ میں ستر ہزار سے زائد لوگ شرکت کرتے جن میں علماء فقہاء اور اکابر اولیاء کرام کے علاوہ ملائکہ، جنات اور رجال الغیب بکثرت شریک ہوتے۔ ''اخبار الاخیار'' میں ہے کہ جتنے لوگ آپ کی مجلس میں نظر آتے ان سے کہیں زیادہ ایسے حاضرین ہوتے جو نظر نہیں آتے۔ آپ کی آواز دور و نزدیک کے سامعین کو یکساں سنائی دیتی تھی۔ کبھی آپ وعظ کے دوران فرماتے کے قال ختم ہوا اور اب ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

حال کی طرف آتے ہیں، یہ کہتے ہی لوگوں میں اضطراب اور وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی، کتنے لوگ گریہ وزاری کرتے کپڑے پھاڑ کر جنگل کی طرف نکل جاتے۔ آپ کے تصرف و ہیبت اور عظمت وجلال کے باعث کئی کئی جنازے اٹھائے جاتے اور سینکڑوں بیہوش ہو جاتے۔ آپ کے مجلس میں جو کرامات وتجلیات اور عجائب وغرائب ظاہر ہوئے ان کی تعداد شمار نہیں کی جاسکتی۔

(اخبار الاخیار فی سر الابرار مع مکتوبات، قطب الاقطاب، فرد الاحباب الغوث الاعظم الخ ..... ص ۱۳، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور)

شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ طریقت کے بادشاہ اور موجودات کے تصرف کرنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کرامات کا تصرف واختیار ہمیشہ حاصل رہا۔

(اخبار الاخیار فی سر الابرار مع مکتوبات، قطب الاقطاب، فرد الاحباب الغوث الاعظم الخ ..... ص ۱۳، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور)

امام عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ کی کرامات حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں اور بالاتفاق سب کو اس کا علم ہے دنیا کے کسی شیخ میں ایسی کرامات نہیں پائی گئیں۔

(اخبار الاخیار فی سر الابرار مع مکتوبات، قطب الاقطاب، فرد الاحباب الغوث الاعظم الخ ..... ص ۱۳، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''قرب وولایت کا مرکزی منصب ائمہ اہل بیت سے منتقل ہو کر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو عطا ہوا اور آپ ہی کیلئے مخصوص کر دیا گیا، ائمہ اہل بیت اور آپ کے درمیان کوئی اور اس مقام پر فائز نہ ہوا۔ پس راہِ ولایت میں اقطاب اور نجباء سب آپ کے ذریعہ فیض پاتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں کیونکہ یہ مقام آپ کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اسی لیے آپ نے فرمایا!

أفلت شموس الأولين وشمسنا

أبدا على افق العلى لا تغرب

پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے لیکن میرا سورج ہمیشہ بلند آسمان پر چمکتا رہے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا۔

(مکتوبات امام ربانی، صفحہ ۱۶۲۵، حفیظ بک ڈپو، اردو بازار، دہلی انڈیا)

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے

افقِ نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف

کعبہ کرتا ہے طواف درِ والا تیرا

تفسیر مظہری میں سورۂ رعد کی آیت کے تحت مذکور ہے کہ ''حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے دونوں صاحبزادے ایک عالم مُلّا طاہر لاہوری سے درس لیتے تھے۔ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے کشف سے دیکھا کہ اس عالم کی پیشانی پر شقی (بد بخت) لکھا ہے۔ آپ نے اپنے بیٹوں سے اس بات کا زکر کر دیا۔ بیٹے استاد کی شفقت و محبت کے باعث بضد ہوئے کہ حضرت مجدد ان کیلئے دعا فرمائیں کہ ان کی شقاوت سعادت سے بدل دی جائے۔ حضرت نے فرمایا! میں نے لوح محفوظ میں لکھا دیکھا ہے کہ یہ قضاء مبرم ہے جس کو بدلا نہیں جا سکتا۔ بیٹوں نے اصرار کیا تو فرمایا! مجھے یاد آیا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میری دعا سے قضاء مبرم بھی بدل دی جاتی ہے اسلئے میں دعا کرتا ہوں، اے اللہ تیری رحمت وسیع ہے تیرا فضل کسی ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

پر ختم نہیں ہو جاتا میں پُر امید ہو کر تیرے فضل و کرم کا طالب ہوں کہ تو مُلّا طاہر کی پیشانی سے شقاوت مٹا کر اس کی جگہ سعادت تحریر فرما۔ جیسے تو نے میرے آقا حضور غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کی دعا قبول فرمائی تھی۔ سبحان اللہ! حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی شقاوت سعادت سے بدل گئی۔

التفسیر المظھری، سورۃ الرعد، آیت ۳۹، ۵/ ۲۴۶، مکتبۃ الرشدیۃ، الباکستان

سبحان اللہ حضرت مجدد الف ثانی نے حضور غوث اعظم کو آقا کہہ کر ان کے وسیلے سے دعا فرمائی اور وہ قبول ہوئی یہ شان ہے حضرت پیران پیر دستگیر کی۔"

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں!

کس گلستان کو نہیں فصل بہاری سے نیاز
کون سے سلسلے میں فیض نہ آیا تیرا
راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدّام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے غوثیت کبریٰ کا منصب اور مقامِ تکوین عطا فرمایا، اسی لئے فرماتے ہیں: "اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں تو بھی میں اسکی ستر پوشی کرتا ہوں"۔ (بہجۃ الاسرار)

دوسری جگہ فرمایا:

مریدی تمسك بی وکن بی واثقا
فاحمیك فی الدین ویوم القیامة

"اے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور مجھ پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

پورا اعتماد رکھ میں تیری حمایت دنیا میں بھی کروں گا اور قیامت کے دن بھی"

امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "اگر دوسرے لوگ قطب ہیں تو یہ خلف صادق وقطب الاقطاب ہیں اگر دوسرے لوگ سلطان ہیں تو یہ خلف صادق شہنشاہ سلاطین ہیں اور آپ کا اسم گرامی شیخ سیّد سلطان محی الدین عبدالقادر جیلانی ہے جنہوں نے دین اسلام کو دوبارہ زندہ کیا اور طریقۂ کفار کو ختم کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہی ارشاد ہے کہ "الشیخ یحیی ویمیت" شیخ کامل زندہ کرتا اور مارتا ہے"۔ (اخبارالاخیار)

حکم نافذ ہے تیرا خامہ تیرا سیف تیری
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا
عرض احوال کی پیاسوں میں کہاں تاب مگر
آنکھیں اے ابرِ کرم تکتی ہیں رستا تیرا

امام المحدثین مزید فرماتے ہیں! شیخ کے مقام کا اس سے اندازہ کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ جو حی و قیوم ہے اس نے ہمیں اسلام عطا فرمایا اور غوث الثقلین نے اسے دوبارہ زندہ کیا۔ غوث الثقلین کے معنیٰ ہی یہ ہیں کہ جنات اور انسان اسکی پناہ لیں، چناچہ میں بیکس ومحتاج بھی انہی کی پناہ کا طلبگار اور انہی کے دربار کا غلام ہوں مجھ پر ان کا کرم اور عنایت ہے اور انکی مہربانیوں کے بغیر کوئی فریاد سننے والا نہیں ہے۔

پھر فرماتے ہیں: "غوث اعظم دلیل راہ یقین، بالیقین رہبرا کابردیں۔

یعنی، حضرت غوث اعظم راہ یقین کی دلیل ہیں آپ بلاشبہ اکابردین کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

راہبر وراہنما ہیں"

اوست در جملہ اولیاء ممتاز

چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

یعنی، آپ تمام اولیاء اللہ میں اس طرح منفرد ہیں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں نمایاں ممتاز ہیں۔

درود عالم بہ اوست امیدم

ہست با وے امید جاویدم

یعنی، دونوں جہاں میں میری امیدیں آپ کی ذات سے وابستہ ہیں، آپ میری ہمیشہ کی امیدوں کے محور ہیں۔

مزید فرماتے ہیں، امید ہے کہ اگر کبھی راہ سے بھٹک جاؤں تو وہ راہبری کریں اور اگر ٹھوکر کھاؤں تو وہ مجھے سنبھال لیں، کیونکہ انہیں نے اپنے دوستوں کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ایک رجسٹر بنا دیا ہے جس میں میرے قیامت تک ہونے والے مریدوں کا نام لکھا ہوا ہے۔ حکمِ الٰہی ہو چکا ہے کہ میں نے ان سب کی مغفرت فرما دی ہے کاش میرا نام بھی آپ کے مریدوں کے رجسٹر میں لکھا ہو، پھر مجھے کوئی غم نہ ہوگا کیونکہ میری خواہش کے مطابق میرا کام پورا ہو گیا ہے، میں نامُراد بھی حضرت غوث الثقلین کا مرید بن گیا ہوں، قبول کرنا یا انکار کر دینا یہ ان کے ہاتھ میں ہے میں ان کے طلب گاروں میں ہوں اور ان کا چاہنا ان کے اختیار میں ہے۔ (اخبار الاخیار)

غور فرمایئے کہ اتنے عظیم محدث، عالم السلام کے جلیل القدر امام شیخ عبدالحق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

محدث دہلوی جب بارگاہ غوثیت میں یوں عاجزی فرمائیں ،امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی جب انہیں اپنا آقا کہہ کر بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنائیں ،سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اور تمام اولیاء ان کے ارشاد پر اپنے سروں کو جھکا دیں ،حضرت قطب الدین بختیار کاکی ،حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند ،حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی ،حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری ،حضرت سلطان باہو ،حضرت عبدالرحمن جامی ،امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہم اللہ تعالیٰ ان کی بارگاہ میں مدح سرائی کرتے ہوئے انہیں غوثُ الثقلین ،غوثِ عظیم ،محبوبِ سبحانی ، پیرِ پیراں اور پیر دستگیر کے القاب سے یاد کریں تو ان کے حقیقی مقام کو ہم اور آپ کیسے سمجھ سکتے ہیں؟ یہ ان کی دلوں پر حکمرانی ہے کہ پوری دنیا میں ان کا عرس یعنی گیارہویں بڑے جوش و خروش سے بنائی جاتی ہے اگر چند لوگ ان کی عظمت نہ بھی تسلیم کریں تو کیا فرق پڑتا ہے؟

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا:

ورفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچہ تیرا

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص خود کو میری طرف منسوب کرے اور مجھ سے عقیدت رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر اس پر رحمت فرمائیگا اگر اس کے اعمال مکروہ ہوں تو اسے توبہ کی توفیق دے گا، ایسا شخص میرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مریدوں میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں ،میرے سلسلے والوں ،میرے پیروکاروں اور میرے عقیدت مندوں کو جنت میں داخل فرمائیگا۔(اخبارالاخیار)

کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر
کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا
نزع میں گور پہ سرِ پل پہ کہیں
نہ چُھٹے ہاتھ سے دامانِ معلّٰی تیرا

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو غوث اعظم کہنا شرک ہے اس بارے میں ائمہ دین کے اقوال ارشاد فرمایئے نیز یہ بھی بتایئے کہ غیر صحابی کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غوث اعظم کے معنی ہیں بڑا فریادرس اور غوث الثقلین کے معنی ہیں جن وانس کے فریادرس، جیسے مددگار وحاجت روا حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس کی دی ہوئی طاقت سے اسکے محبوب بندے بھی مددگار وحاجت روا ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عطا سے سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مددگار ہیں۔

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے ''الامن والعلی'' میں حضور علیہ السلام کے دافعِ بلا ومشکل کشا ہونے کے ثبوت میں ۶۰ آیات اور ۱۳۰۰ احادیث پیش فرمائیں ہیں ان میں حدیث نمبر ۱۸۹ میں ہے کہ خلافتِ فاروقی میں جب قحط پڑا تو حضرت عمر فاروقی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو مصر میں فرمان بھیجا اور اس میں یہ بار بار تحریر کیا ''فیا غوثاہ ثم غوثاہ'' یعنی ارے فریاد کو پہنچو،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

ارے فریادرسی کرو۔اس حدیث کوابن خزیمہ نے صحیح میں، حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے سنن میں روایت کیا۔اس سے ثابت ہوا کہ غوث کا لفظ مخلوق کیلئے بولنا جائز ہے، اب ہم دیکھتے ہیں کہ ائمہ دین میں سے کن ائمہ نے یہ لفظ سیّدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کیلئے استعمال فرمایا۔

مرزا مظہر جانِ جاناں نے اپنے ملفوظات میں غوث الثقلین اور غوث اعظم کے لقب آپ کیلئے تحریر فرمائے، قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے ''سیف المسلول'' میں متعدد بار غوث الثقلین کا لقب ارشاد فرمایا، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ''ہمعات'' میں غوثِ اعظم لکھا جبکہ ''انفاس العارفین'' میں ان کے والد اور نانا نے بھی غوثِ اعظم ہی کے لقب سے پیرانِ پیر کو یاد کیا۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے ''تفسیر عزیزی'' میں غوث الثقلین اور مکتوبات میں غوث اعظم کے لقب سے یاد فرمایا۔شیخ نورالدین ابوالحسن علی نے ''بھجۃ الاسرار'' میں غوث الوریٰ کا لقب ارشاد فرمایا، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور مولانا عبدالرحمٰن جامی نے غوث الثقلین فرمایا اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ''اخبارالاخیار'' میں غوث اعظم اور غوث الثقلین فرمایا۔ائمہ دین کے حوالے پیش کرنے کے بعد اب دیوبندی وہابی حضرت کے پیشوا اور امام مولوی اسماعیل دہلوی کا حوالہ پیش کرتا ہوں کہ:

مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری

ان کی کتاب صراط مستقیم (اردو) مطبوعہ سعید اینڈ سنز کراچی ملاحظہ فرمایئے (صفحہ ۱۹۸) پر اور (صفحہ ۲۱۸) پر سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم کہا گیا ہے جبکہ (صفحہ ۲۴۲) پر غوث الثقلین کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔الحمدللہ یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

ثابت ہو گیا کہ پیرانِ پیر دستگیر سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم یا غوثُ الثقلین کہنا ہرگز شرک یا ناجائز نہیں ہے۔

اب دوسرے مسئلے کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں، سورۃ البینۃ کی آخری آیت میں ارشاد ہے:

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ○ (سورۃ البینۃ:۹۸/۸)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

اس سے معلوم ہوا کہ صحابی رضی اللہ عنہ ہو یا غیر صحابی رضی اللہ عنہ ہو یا غیر صحابی جو خشیت الٰہی رکھتا ہو اسکے لیے رضی اللہ عنہ کا اطلاق جائز ہے۔ علامہ شامی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں: ''صحابہ کرام کیلئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا مستحب ہے اور تابعین وغیرہ کیلئے رحمۃ اللہ علیہ اور اس کا الٹ یعنی صحابہ کیلئے رحمۃ اللہ علیہ اور تابعین اور انکے بعد کے علماء و اولیاء کیلئے رضی اللہ عنہ بھی جائز ہے''۔

امام قاضی عیاض مالکی ''کتاب الشفا'' میں فرماتے ہیں: ''انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ علماء و اولیاء کو غفران و رضا سے یاد کیا جائے یعنی غفر اللہ تعالیٰ لھم اور رضی اللہ عنہ کہا جائے''۔ (شرح شفا)

اکابرین امت کا اسی پر عمل ہے۔

امام رازی نے ''تفسیر کبیر'' کی (جلد ۶) میں امام اعظم کو جبکہ محدث علی قاری نے ''مرقاۃ شرح مشکوٰۃ'' (جلد ۱) میں امام اعظم، امام شافعی اور کئی اولیاء کرام کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ''اشعۃ اللمعات'' جلد ۱، میں امام شافعی کو اور امام شافعی کو اور امام بخاری کو بھی رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

لکھا ہے۔

نیز ''اخبار الاخیار'' میں ۱۵ جگہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ لکھا ہے، فقیہ اعظم علامہ شامی نے ''فتاویٰ شامی'' کی پہلی جلد میں امام اعظم ابوحنیفہ (تابعی) کو ۶ جگہ اور امام شافعی کو ۷ جگہ رضی اللہ عنہ فرمایا ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ''انفاس العارفین'' میں حضرت غوثِ اعظم کے نام کے ساتھ کئی جگہ رضی اللہ عنہ لکھا ہے نیز ''القول الجمیل'' میں بھی حضور غوثِ اعظم، خواجہ نقشبند اور خواجہ غریب نواز کے اسماء گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہم تحریر کیا ہے۔ اسی طرح بیشمار مثالیں دی جا سکتی ہیں لیکن سب سے اہم گواہی معترضین کے گھر سے ملاحظہ فرمائیں: ''تذکرۃ الرشید'' (جلد ا، صفحہ ۲۸) پر اکابرین دیوبند قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی ناموں کیساتھ بھی رضی اللہ عنہما لکھا گیا ہے۔ غیر مقلدوں کے پیشوا نواب صدیق حسن بھوپالی کی کتاب ''الداء والدواء'' کے (صفحہ ۱۵۳) پر ختمِ خواجگان ختم مجدد کے ساتھ رضی اللہ عنہم جبکہ (صفحہ ۱۵۴) پر شیخ عبدالقادر جیلانی کے اسم گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ تحریر کیا گیا ہے۔ ثابت ہوا کہ غیر صحابہ کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنا ہر مکتبہ فکر کے نزدیک جائز ہے۔

سوال: گیارہویں شریف کیا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں فاتحہ پڑھنے سے کھانا حرام ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ گیارہویں شریف تو اعلیٰ حضرت بریلوی نے شروع کی اس سے پہلے کسی نے نہ کی تھی، رہنمائی فرمایئے؟

جواب: حضور غوث اعظم سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ایصالِ ثواب کیلئے قرآن خوانی، ذکر و اذکار اور فاتحہ و لنگر وغیرہ پر مشتمل محفل عموماً کسی بھی دن اور خصوصاً

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاند کی گیارہویں تاریخ کو منعقد ہوتی ہے، اِسے گیارہویں شریف کہا جاتا ہے۔اس کی اصل ایصالِ ثواب ہے جو کہ قرآن سنت سے ثابت ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ۔
(الحشر:۵۹/۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے"

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا دوسرے مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا قرآن سے ثابت ہے اور ایصال ثواب بھی دراصل دعا ہی کی ایک صورت ہے۔

ابوداؤد اور نسائی نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ام سعد کا وصال ہو گیا ہے اب ان کے ایصال ثواب کیلئے کونسا صدقہ بہتر ہے؟ فرمایا، پانی، لہٰذا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوا کر فرمایا! "یہ ام سعد کیلئے ہے"۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی شے کو میت کی طرف منسوب کرنا نہ تو گناہ ہے نہ ہی اس طرح وہ شے خراب ہوتی ہے جیسے سعد رضی اللہ عنہ نے کنوئیں کو اپنی والدہ کی طرف منسوب کیا اسی طرح ہم گیارہویں شریف کو سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث پاک بخاری و مسلم میں ہے جس میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے اپنی والدہ کے ایصالِ ثواب سے متعلق سوال کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا، تمہارے صدقے خیرات کا انہیں ثواب پہنچے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

ترمذی کی ایک حدیث میں ایک شخص کا اپنی والدہ کے ایصالِ ثواب کیلئے باغ کا صدقہ دینا بیان ہوا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں عرض کی ہم اپنے مُردوں کیلئے دعائیں، صدقات وخیرات اور حج کرتے ہیں کیا یہ چیزیں انکو پہنچتی ہیں؟ فرمایا! ہاں ضرور پہنچتی ہیں اور وہ ان سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تم ایک دوسرے کے ہدیے سے خوش ہوتے ہو۔ (مسند احمد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ حضور علیہ السلام کی طرف سے قربانی کیا کرتے تھے۔ (ترمذی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کی طرف سے قربانی فرمائی۔ (مسلم، ابو داؤد، ترمذی)

اِن احادیث سے معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب سنت سے ثابت ہے، نیز مالی و بدنی عبادات کا ایصال ثواب ارواحِ مسلمین کو ہوتا ہے اور وہ ایصالِ ثواب کا ہدیہ پا کر خوش ہوتے ہیں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور ان کی اولاد کو تمام امت اپنے مرشد کی طرح سمجھتی ہے اور امور تکوینیہ کو انہی سے وابستہ جانتی ہے اور فاتحہ، درود، صدقات اور انکے نام کی نذریں مسلمانوں میں رائج ومعمول ہیں چنانچہ تمام اولیاء سے بھی یہی معاملہ کیا جاتا ہے''۔ (الامن والعلیٰ بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۹۶)

آپ اپنے فتاویٰ کی پہلی جلد میں فرماتے ہیں: ''نیاز کا وہ کھانا جس کا ثواب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ، قل اور درود پڑھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

جائے تو وہ کھانا برکت والا ہو جاتا ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے"

شاہ صاحب کی اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کھانے پر فاتحہ پڑھتے وقت سورۂ فاتحہ، چاروں قل اور درود شریف پڑھا جاتا ہے اور اس سے طعام متبرک ہو جاتا ہے۔

شیخ شہاب الدین سہروردی عواف المعارف میں اسکی حکمت یوں بیان فرماتے ہیں کہ!" تلاوت کرنے سے کھانے کے اجزاء ذکر کے انوار سے معمور ہو جاتے ہیں اور کھانے میں کوئی خرابی بھی پیدا نہیں ہوتی اور ایسا طعام کھانے سے دل کی کیفیت بھی بدل جاتی ہے"۔

کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھنا اور دعائے برکت کرنا متعدد صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ غزوۂ تبوک کے دن حضور علیہ السلام نے کھانے پر برکت کی دعا فرمائی۔ بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھا اور دعا فرمائی۔

بخاری و مسلم ہی کی ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلوہ پر دعائے برکت فرمانا مذکور ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ کھانا سامنے رکھ کر اس پر تلاوت کرنا اور دعا مانگنا بلاشبہ جائز ہے بلکہ مسلم شریف میں ہے کہ جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے شیطان اسے اپنے لئے حلال سمجھتا ہے یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھانا چاہیے۔

سورۂ انعام، آیت ۱۱۸ میں ارشاد ہوا: فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ○ (الانعام:٦/ ١١٨)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو۔

آپ بتایئے کہ فاتحہ میں کیا پڑھا جاتا ہے۔کیا چاروں قل اور سورۂ فاتحہ پڑھنے سے کھانا حرام ہوجاتا ہے؟ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ پڑھنے سے شیطان اس کھانے کو حلال نہیں سمجھتا اور قرآن سے معلوم ہوا کہ جس طعام پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے وہ کافر نہیں کھاتے ۔ سچ ہے کہ پاک چیزیں پاک لوگوں کیلئے اور اکابرین دیوبند کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' صفحہ ۲۳ پر لکھتے ہیں: ''ثواب پہنچانے کی جو شکل اس زمانے میں رائج ہے کسی ایک قوم کے ساتھ مخصوص نہیں ہے حضور غوث اعظم کی گیارہویں، دسواں، بیسواں، چہلم، ششماہی برسی وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد ردولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت بوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ، شبِ برأت کا حلوہ اور ایصال ثواب کے دوسرے طریقے اسی قائدہ پر مبنی ہے''

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: ''بیشک ہمارے شہروں میں غوث اعظم کی گیارویں شریف مشہور ہے اور یہی تاریخ اہلِ ہند میں سے آپ کی اولاد دو مشائخ میں متعارف ہے'' (ماثبت بالسنہ)

شیخ امان اللہ پانی پتی رحمۃ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ بارہ ماہ ربیع الآخر کی گیارہویں تاریخ کو غوث الثقلین کا عرس کیا کرتے تھے۔ (اخبارالاخیار)

امام عارف کامل شیخ عبدالوہاب متقی مکی قدس سرہٗ بھی غوث الثقلین کا عرس کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

کرتے تھے۔(ماثبت بالسنہ)

محدث دہلوی علیہ الرحمہ اسی کتاب میں عرس کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ''بعض متاخرین مشائخ مغرب نے فرمایا کہ جس دن اولیاء کرام وصال فرما کر بارگاہِ قدس میں پہنچتے ہیں اس دن میں تمام دنوں سے زیادہ خیر و برکت اور نورانیت کی امید ہے اور یہ متاخرین ہی بتائے ہوئے مستحسن اعمال میں سے ہے''

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں: حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضۂ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ اور اکابرینِ شہر وغیرہ جمع ہوتے، نمازِ عصر تا مغرب تلاوتِ قرآن کرتے اور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی تعریف میں قصائد اور منقبت پڑھتے بعد مغرب سجادہ نشین مریدین و حاضرین کے درمیان بیٹھ کر انہیں ذکر بالجہر کراتے اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت جاری ہو جاتی پھر طعام و شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نماز عشاء ادا کر کے لوگ رخصت ہوتے۔(ملفوظات عزیزی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات اپنی کتاب ''کلمات طیبات'' میں جمع فرمائے ہیں اس کا فارسی نسخہ مطبوعہ دہلی، (صفحہ ۷۷) ملاحظہ ہو:

مرزا صاحب فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ ایک وسیع چبوترے پر بہت سے اولیاء کرام حلقہ کی صورت میں مراقبہ میں ہیں جن میں خواجۂ نقشبند اور حضرت جنید بغدادی بھی تشریف فرما ہیں، پھر یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے استقبال کو چل دیئے۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے تو آپ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ چادر اوڑھے برہنہ پاؤں ایک صاحب بھی تھے جن کا ہاتھ تعظیم سے آپ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر ایک صاف وشفاف حجرہ مبارک ظاہر ہوا جس پر نور کی بارش ہو رہی تھی یہ تمام بزرگ اس میں داخل ہو گئے۔ میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آج حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس یعنی گیارہویں شریف ہے اور یہ تمام بزرگ اس عرس کی تقریب میں تشریف لے گئے ہیں۔

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ عبدالوہاب متقی مکی، شیخ امان اللہ پانی پتی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مرزا مظہر جان جاناں، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور اکابر اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ نہ صرف گیارہویں شریف کے جواز کے قائل تھے بلکہ خود گیارہویں شریف کیا کرتے تھے اور یہ سب اعلیٰ حضرت سے پہلے زمانے کے بزرگ ہیں بلکہ ''ماثبت بالسنۃ'' کی عبارت سے تو یہ ثابت ہوا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کے زمانے یعنی ۹۵۸ھ تا ۱۰۵۲ھ میں گیارہویں شریف تمام شہروں میں مشہور ہو چکی تھی۔ جبکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہٗ ۱۲۷۲ھ میں پیدا ہوئے۔ پس معلوم ہوا کہ گیارہویں شریف اور اعراس اولیاء کرام رحمہم اللہ امت مسلمہ کا صدیوں سے معمول رہے ہیں۔

اس سلسلے میں ایک بنیادی اصول حدیث پاک کے حوالے سے سن لیجئے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے'' (مرقاۃ شرح مشکوۃ)

یعنی کوئی جائز کام جو نیا ہو اور مسلمانوں میں رائج ہو جائے تو اسے ناجائز یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.iahlesunnat.net

گناہ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ بدعت سیئہ بھی ہوتی ہے اور حسنہ بھی۔ ''فتاویٰ عزیزی'' (جلد اوّل) سے زیر بحث موضوع پر ایک عبارت پیش کیے دیتا ہوں، فرماتے ہیں:

''صورتِ مروّجہ جس میں بہت سے لوگ جمع ہو کر قرآن پاک ختم کرتے ہیں پھر طعام وشیرینی پر فاتحہ پڑھ کر حاضرین میں تقسیم کی جاتی ہے یہ صورت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانے میں معمول نہ تھی لیکن اگر کوئی اس طرح کرے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس طریقے میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ زندوں اور مُردوں دونوں کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari